Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

سیرت ابراہیم قدم بقدم (حصہ دوم)

منبر اللجنۃ العلمیۃ

17

بتاریخ: 19 جولائی 2019

بمطابق: 16 ذو القعدۃ 1440ھ

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

03086222418

بہ اہتمام

التبیان اسلامک سینٹر

لاہور۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سیرت ابراہیم علیہ السلام قدم بقدم (2)

خطبہ کے اہم عناصر:

❀ سفر ہجرت اور اس کے نشیب وفراز ❀ بے آب وگیاہ وادی میں
❀ تعمیر خانہ کعبہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (سورة النحل:123)

سفرِ ہجرت اور اس کے نشیب وفراز

جب آزر، نمرود اور قوم پر تبلیغ کی ہر حجت قائم ہو چکی تو آپ علیہ السلام کو ہجرت کرنے کا حکم ہوا تا کہ اس باغی قوم پر عذاب الٰہی مسلط کیا جائے تو آپ علیہ السلام نے اپنی بیوی سارہ بنت ہاران (علیہا السلام) اور اپنے بھتیجے سیدنا لوط (علیہ السلام) کو ساتھ لیا اور فرمایا:

إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّي سَيَهْدِينِ (سورة الصافات:99)

بے شک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، وہ مجھے ضرور راستہ دکھائے گا۔

○ ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ (سورة الانبیاء:71)

اور ہم نے اسے اور لوط کو اس سرزمین کی طرف نجات دی جس میں ہم نے جہانوں کے لیے برکت رکھی ہے۔

○ چنانچہ آپ دریائے فرات کے کنارے کنارے چلتے ہوئے حران تشریف لائے، اہل حران پر بھی

تبلیغ بے اثر رہی، لہٰذا وہاں سے ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے اور ارض فسلطین میں جا پہنچے، یہاں آپ نے گزران کے لیے بھیڑ بکریاں رکھ لیں، جن میں خوب اضافہ ہوا مگر قحط سالی کی وجہ سے سبزہ ختم ہو گیا، بھتیجے لوط بن ہاران کو (جو پیغمبر بن چکے تھے) یہاں تبلیغ کے لیے چھوڑا اور خود مصر کی راہ لی۔

عزت و ناموس کی آزمائش:

مصر کا فرعون سنان بن علوان یا سنان بن زقیون بہت بدقماش انسان تھا، لوگوں کی خوبصورت بیویوں کو چھین لیتا اور خاوندوں کو قتل کروا دیتا تھا۔ جب اس بادشاہ کو بتایا گیا کہ ایک قافلہ آیا ہے جس میں ایک خوبصورت عورت ہے، تو اس نے چیلوں کے ذریعے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بلوا بھیجا، اس کو حکم دیا کہ بیوی کو میرے حوالے کر دو۔ جس کی تفصیل صحیح بخاری میں کچھ یوں ہے:

بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ، إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ هَا هُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي، فَأَتَى سَارَةَ قَالَ: يَا سَارَةُ: لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرَكِ، وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي، فَلاَ تُكَذِّبِينِي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكِ، فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ، فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ لِي وَلاَ أَضُرُّكِ، فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ، فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ، فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ، فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ: مَهْيَا، قَالَتْ: رَدَّ اللَّهُ كَيْدَ الكَافِرِ، أَوِ الفَاجِرِ، فِي نَحْرِهِ، وَأَخْدَمَ هَاجَرَ

ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام اور سارہ علیہا السلام ایک ظالم بادشاہ کی حدود سلطنت سے گزر رہے تھے۔ بادشاہ کو خبر ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوبصورت ترین عورت ہے۔ بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا ایک آدمی بھیج کر انہیں بلوایا اور سارہ علیہا السلام کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میری بہن (دینی اعتبار سے) ہے۔ اس لیے اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹا بنوں۔ پھر اس ظالم نے سارہ کو بلوایا اور جب وہ اس کے پاس گئیں تو اس نے ان کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن فوراً ہی پکڑ لیا گیا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لیے اللہ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے نجات دے) میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا۔ لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور پھر اس مرتبہ بھی پکڑ لیا گیا، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت اور پھر

کہنے لگا کہ اللہ سے میرے لیے دعا کرو، میں اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔سارہ نے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔اس کے بعد اس نے کسی خدمت گار کو بلا کر کہا کہ تم لوگ میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے، یہ تو کوئی سرکش جن ہے (جاتے ہوئے) سارہ علیہاالسلام کے لیے اس نے ہاجر کو خدمت کے لیے دیا۔جب سارہ آئیں تو ابراہیم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ان کا حال پوچھا، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کے فریب کو اس کے منہ پر دے مارا اور ہاجر کو خدمت کے لیے دیا ہے۔

صحیح البخاری:3358

○ آپ یہاں سے واپس لوٹے اور ارض فسلطین میں السبع کے مقام پر فروکش ہوئے، جو صحرائے شام کے جنوب میں واقع ہے، ادھر لوط کو آپ کی واپسی کی خبر ملی تو وہ بھی آپ کو اسی مقام پر آ ملے۔

○ کچھ عرصہ یہاں قیام کرنے کے بعد آپ نے لوط کو تبلیغ کے لئے فسلطین کے علاقہ مؤتفکہ کے شہر سدوم اور اس کی نواحی بستیوں میں بھیج دیا اور خود ہجرت کر کے مقام حَبرون آ کر قیام کیا، جس کا نام بعد میں الخلیل پڑ گیا، اب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عمر اسی (80) برس ہو چکی ہے، اللہ کا حکم نازل ہوتا ہے کہ ختنہ کرو، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُّومِ

ابراہیم علیہ السلام نے اسی (80) سال کی عمر میں تیشے کے ساتھ اپنا ختنہ خود کیا۔

صحیح البخاری:3356

ذبیح اللہ کی ولادت باسعادت:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عمر چھیاسی برس ہو چکی تھی، عام انسانوں کی طرح اولاد جیسی پیش قدر نعمت کا ہر انسان خواہش مند ہوتا ہے، رب تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہے تھے:

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ (سورۃ الصافات :100)

اے میرے رب! مجھے نیکوں میں سے اولاد عطا فرما۔

○ رب تعالیٰ نے اپنے خلیل کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور فرمایا:

فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (سورۃ الصافات:101)

تو ہم نے اسے بردبار لڑکے کی بشارت دی۔

○ اکثر مفسرین کے نزدیک سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پہلے بیٹے جو دعائیں مانگ مانگ کر لئے تھے، وہ

اسماعیل علیہ السلام ہیں، جو سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کے بطن سے پیدا ہوئے اور یہی اکلوتے بیٹے ہیں جن کی قربانی اللہ نے مانگی اور انہیں ذبیح اللہ کے پرافتخار لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔

بے آب و گیاہ وادی میں

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے میں اولاد سے نوازا۔ وہ اس سے بہت محبت کرتے تھے، جب سیدنا اسماعیل علیہ السلام کچھ بڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا۔ اس نے حکم دیا کہ اپنی اولاد کو اس کی ماں سمیت بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ آؤ۔ یہ بہت بڑی آزمائش تھی، لیکن سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حکم الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ بالآخر جب وہ اس آزمائش میں پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے اس بیابان میں زندگی کا سامان کر دیا۔ اس واقعے کی طرف قرآن حکیم میں یوں اشارہ ملتا ہے:

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (سورة ابراہیم: 37)

اے ہمارے رب! بے شک میں نے اپنی کچھ اولاد کو اس وادی میں آباد کیا ہے، جو کسی کھیتی والی نہیں، تیرے حرمت والے گھر کے پاس، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ سو کچھ لوگوں کے دل ایسے کر دے کہ ان کی طرف مائل رہیں اور انہیں پھلوں سے رزق عطا کر، تاکہ وہ شکر کریں۔

○ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے اپنی ماں کے ساتھ بے آب گیاہ وادی میں آباد کیے جانے کا واقعہ حدیث میں تفصیل سے مذکور ہے:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہاجرا اور اسماعیل علیہ السلام کو مکہ میں لے کر آئے اس وقت ابھی وہ اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے دونوں کو کعبہ کے پاس ایک بڑے درخت کے پاس بٹھا دیا جو اس جگہ تھا جہاں آب زم زم ہے۔ مسجد کی بلند جانب میں۔ ان دنوں مکہ میں کوئی انسان نہیں تھا۔ اس لئے وہاں پانی نہیں تھا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو وہیں چھوڑ دیا اور ان کے لئے ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجور اور ایک مشک میں پانی رکھ دیا، پھر ابراہیم علیہ السلام (اپنے گھر کے لئے) روانہ ہوئے۔ اس وقت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے پیچھے آئیں اور کہا کہ اے ابراہیم! اس خشک جنگل میں جہاں کوئی بھی آدمی اور کوئی بھی چیز موجود نہیں، آپ ہمیں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کئی دفعہ اس بات کو دہرایا، لیکن ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف دیکھتے نہیں تھے۔ آخر ہاجر علیہا السلام نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ

ہاں ۔اس پر ہاجر علیہاالسلام بول اٹھیں کہ پھر اللہ ہماری حفاظت کرے گا، وہ ہم کو ہلاک نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ واپس آ گئیں اور ابراہیم روانہ ہو گئے ، جب وہ ثنیہ پہاڑی پر پہنچے جہاں سے وہ دکھائی نہیں دیتے تھے تو ادھر رخ کیا، جہاں اب کعبہ ہے (جہاں پر ہاجر اور اسماعیل علیہ السلام کو چھوڑ کر آئے تھے) پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی کہ اے میرے رب! میں نے اپنی اولاد کو اس بے آب ودانہ میدان میں تیری حرمت والے گھر میں ٹھہرایا ہے۔ادھر اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کو دودھ پلانے لگیں اور خود پانی پینے لگیں۔ آخر جب مشک کا سارا پانی ختم ہو گیا تو وہ پیاسی رہنے لگیں اور ان کے لخت جگر بھی پیاسے رہنے لگے۔وہ اب دیکھ رہی تھیں کہ سامنے ان کا بیٹا (پیاس کی شدت) سے پیچ وتاب کھا رہا ہے یا (کہا کہ) زمین پر لوٹ رہا ہے۔وہ وہاں سے ہٹ گئیں کیونکہ اس حالت میں بچے کو دیکھنے سے ان کا دل بے چین ہوتا تھا۔ صفا پہاڑی وہاں سے نزدیک تر تھی۔وہ (پانی کی تلاش میں) اس پر چڑھ گئیں اور وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی انسان نظر آئے لیکن کوئی انسان نظر نہیں آیا، وہ صفا سے اتر گئیں اور جب وادی میں پہنچیں تو اپنا دامن اٹھا لیا کہ (تا کہ دوڑتے وقت نہ الجھیں) اور کسی پریشان حال کی طرح دوڑنے لگیں پھر وادی سے نکل کر مروہ پہاڑی پر آئیں اور اس پر کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی انسان نظر آئے لیکن کوئی نظر نہیں آیا۔اس طرح انہوں نے سات چکر لگائے۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (صفا اور مروہ کے درمیان) لوگوں کے لئے دوڑنا اسی وجہ سے مشروع ہوا۔(ساتویں مرتبہ) جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انہیں ایک آواز سنائی دی، انہوں نے کہا، خاموش! یہ خود اپنے ہی سے وہ کہہ رہی تھیں اور پھر آواز کی طرف انہوں نے کان لگا دیئے۔آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی پھر انہوں نے کہا کہ تمہاری آواز میں نے سنی۔اگر تم میری مدد کر سکتے ہو تو کرو، کیا دیکھتی ہیں کہ جہاں اب زم زم کا کنواں ہے وہیں ایک فرشتہ موجود ہے۔فرشتے نے اپنی ایڑی سے زمین میں گڑھا کر دیا، یا یہ کہا کہ اپنے بازو سے، جس سے وہاں پانی ابل آیا۔ہاجر علیہاالسلام نے اسے حوض کی شکل میں بنا دیا اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کر دیا (تا کہ اسے بہنے نہ پائے) اور چلو سے پانی مشکیزہ میں ڈالنے لگیں، جب وہ بھر چکیں تو وہاں سے چشمہ پھر ابل پڑا۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ! ام اسماعیل پر رحم کرے، اگر اب زم زم کو انہوں نے یوں ہی چھوڑ دیا ہوتا یا آپ نے فرمایا کہ چلو سے مشکیزہ نہ بھرا ہوتا تو اب زم زم ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت میں ہوتا، بیان کیا کہ پھر ہاجر علیہاالسلام نے خود بھی وہ پانی پیا اور اپنے بیٹے کو بھی پلایا۔اس کے بعد ان سے فرشتے نے کہا کہ اپنے برباد ہونے کا خوف ہرگز نہ کرنا کیونکہ یہیں اللہ کا گھر ہوگا، جسے یہ بچہ

اور اس کا باپ تعمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اب جہاں بیت اللہ ہے اس وقت وہاں ٹیلے کی طرح زمین اٹھی ہوئی تھی، سیلاب کا دھارا آتا اور اس کے دائیں بائیں سے زمین کاٹ کر لے جاتا ہے، اس طرح وہاں کے دن رات گزرتے رہے اور آخر ایک دن قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وہاں سے گزرے یا (آپ نے فرمایا کہ) قبیلہ جرہم کے چند گھرانے مقام کداء (مکہ کا بالائی حصہ) کے راستے سے گزر کر مکہ کے نشیبی علاقے میں انہوں نے پڑاؤ کیا (قریب ہی انہوں نے منڈلاتے ہوئے پرندے) دیکھے، ان لوگوں نے کہا یہ پرندہ پانی پر منڈلا رہا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے جب بھی ہم اس میدان سے گزرے ہیں یہاں پانی کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ آخر انہوں نے اپنا ایک آدمی یا دو آدمی بھیجے۔ وہاں انہوں نے واقعی پانی پایا چنانچہ انہوں نے واپس آ کر پانی کی اطلاع دی۔ اب یہ سب لوگ یہاں آئے۔ راوی کہتے ہیں: اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس وقت پانی پر ہی بیٹھی تھیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ کیا ہمیں اپنے پڑوس میں پڑاؤ ڈالنے کی اجازت دیں گی؟ ہاجرہ نے فرمایا: ہاں اس شرط پر کہ پانی پر تمہارا کوئی حق نہ ہوگا۔ انہوں نے اسے تسلیم کر لیا۔

صحیح البخاری:3364

پیارے بیٹے کی قربانی:

سیدنا اسماعیل علیہ السلام اپنی والدہ کے ساتھ وادی مکہ میں پروان چڑھتے رہے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام وقتاً فوقتاً ان کی خبر گیری کرنے کے لیے ان کے پاس آتے رہتے۔ جب وہ کچھ بڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ایک دوسری آزمائش میں مبتلا کر دیا۔ انہیں خواب میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کر رہے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اسے وحی الٰہی سمجھ کر فوراً آمادہ تعمیل ہوئے۔ انہوں نے اپنے بیٹے سے مشورہ کیا تو اس نے بھی حکم الٰہی کے آگے سر جھکا دیا:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ (سورة الصفات:102)

وہ لڑکا جب اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچ گیا تو (ایک روز) ابراہیم (علیہ السلام) نے اس سے کہا: بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو بتا تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا: اے ابا جان جو کچھ آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر ڈالیے۔ آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

○باپ بیٹے دونوں تسلیم واطاعت کے جذبے سے سرشار ہوکرخواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے مضطرب ہو گئے۔ باپ نے بیٹے کو قربان کرنے کے لیے بچھاڑ دیا اور قریب تھا کہ چھری بیٹے کے حلقوم پر چل جائے۔ غیب سے ندا آئی: ابراہیم تم نے خواب کو سچ کر دکھایا اور آزمائش میں کامیاب ہو گئے۔ مقصود کسی کو ذبح کروانا نہیں بلکہ امتحان لینا تھا۔ قرآن نے بہت اعجاز کے ساتھ اس منظر کر بیان کیا ہے:

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (سورة الصافات:103/107)

تو جب دونوں نے حکم مان لیا اور اس نے اسے پیشانی کی ایک جانب گرا دیا۔ اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم! یقیناً تو نے خواب سچا کر دکھایا، بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔

آزمائش میں کامیابی کے بعد بطورِ انعام اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری:

اللہ تعالیٰ نے اکلوتے بیٹے کو قربانی کا حکم دے کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی جو آزمائش کی تھی، جب وہ اس میں پورے اترے تو اس نے سیدہ سارہ سے بھی ایک بیٹے کی بشارت دی۔ بائبل میں ہے کہ اس وقت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عمر ایک سو سال اور سیدہ سارہ علیہا السلام کی عمر نوے سال تھی۔ سورۃ الصافات میں واقعہ ذبح کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ (سورة الصافات:112/113)

اور ہم نے اسے اسحاق (علیہ السلام) کی بشارت دی، جو نبی ہوگا، صالح لوگوں سے (ہوگا)۔ اور ہم نے اس پر اور اسحاق (علیہ السلام) پر برکت نازل کی اور ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی نیکی کرنے والا ہے اور کوئی اپنے آپ پر صریح ظلم کرنے والا ہے۔

○یہ بشارت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں کی طرف سے دی گئی تھی۔ فرشتے اجنبی انسانوں کے بھیس میں ان کے ہاں پہنچے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ضیافت کا اہتمام کیا مگر انہیں کھانے پر آمادہ نہ دیکھ کر ڈرنے لگے، فرشتوں نے ان کی گھبراہٹ دور کرتے انہیں سیدہ سارہ علیہا السلام سے ایک بیٹے کی بشارت دی۔ سیدہ سارہ علیہا السلام یہ گفتگو سن رہی تھیں، انہوں نے انتہائی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہ اب بڑھاپے میں سے اولاد ہوگی؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ یوں بیان فرمایا ہے:

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ

مُنْكَرُونَ فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ قَالُوا كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ (سورة الذاريات:30/24)

کیا تیرے پاس ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی بات آئی ہے؟ جب وہ اس پر داخل ہوئے تو انہوں نے سلام کہا۔اس نے کہا سلام ہو، کچھ کچھ اجنبی لوگ ہیں۔سو چپکے سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا، پس (بھنا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا لے آیا۔پھر اسے ان کے قریب کیا کہا کیا تم نہیں کھاتے؟ تو اس نے ان سے دل میں خوف محسوس کیا، انہوں نے کہا مت ڈر! اور انہوں نے اسے ایک بہت علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی۔تو اس کی بیوی چیختی ہوئی آگے بڑھی، پس اس نے اپنا چہرہ پیٹ لیا اور اس نے کہا بوڑھی بانجھ! انہوں نے کہا تیرے رب نے ایسے ہی فرمایا ہے، یقیناً وہی کمال حکمت والا، بے حد علم والا ہے۔

سیدنا اسماعیل (علیہ السلام) کی شادی:

جیسے ہی سیدنا اسماعیل علیہ السلام جوان ہوئے تو ان کی شادی کردی گئی۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام کنعان سے اکثر اپنے بیٹے سے ملاقات کے لیے آیا کرتے تھے۔صحیح بخاری میں ہے:

(سیدنا ابراہیم علیہ السلام) سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد ایک مرتبہ آئے تو وہ گھر پر نہیں تھے۔اپنی بہو سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ ہمارے لیے روزی روٹی کا سامان تلاش کرنے گئے ہیں۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کھانے پینے اور رہن سہن کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا: ہم بہت تنگی اور پریشانی میں ہیں اور بہت تکلیف اٹھاتے ہیں، اور ادھر کی بہت سی شکایتیں کیں۔یہ سن کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا شوہر آجائے تو اسے میرا سلام پہنچانا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دے۔سیدنا اسماعیل علیہ السلام گھر آئے تو بیوی نے سارا حال سنایا اور یہ بھی بتایا کہ ایک بڑے بزرگ آئے تھے۔فلاں فلاں باتیں پوچھ رہے تھے۔میں نے سب کچھ بتا دیا تو جاتے جاتے آپ سے کہہ گئے ہیں کہ آپ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔سیدنا اسماعیل علیہ السلام سمجھ گئے اور کہنے لگے کہ وہ میرے والد تھے، انہوں نے مجھ سے طلاق دینے کو کہا ہے، میں تمہیں طلاق دیتا ہوں اور تم اپنے گھر چلی جاؤ۔

○اس کے بعد سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے دوبارہ شادی کی۔کچھ عرصے کے بعد سیدنا ابراہیم علیہ السلام پھر تشریف لائے، اس دن بھی ان کی ملاقات سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے نہیں ہوئی، گھر میں صرف ان کی بیوی تھی۔اس سے دریافت کیا اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے رزق کی تلاش میں گئے ہیں۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے گھر کا حال

پوچھا تو اس نے جواب دیا: ہم بہت خوشحالی کے ساتھ رہ رہے ہیں، کوئی پریشانی نہیں ہے اور ساتھ اللہ کا شکر ادا کیا اور اس کی حمد وثنا بیان کی۔ کھانے پینے کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ گوشت کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان میں برکت کی دعا کی اور جاتے ہوئے فرمایا: جب اسماعیل علیہ السلام آجائیں تو انہیں میرا اسلام پہنچانا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو باقی رکھیں۔ جب سیدہ اسماعیل علیہ السلام آئے تو انہیں کسی کے آنے کا شبہ ہوا۔ انہوں نے بیوی سے پوچھا: کیا کوئی یہاں آیا تھا؟ اس نے بتایا: ہاں ایک بزرگ آئے تھے اور فلاں فلاں باتیں دریافت کررہے تھے۔ پھر اس نے تمام باتیں بتائیں اور کہا کہ وہ جاتے ہوئے یہ بھی کہہ گئے کہ میرا اسلام پہنچانا اور کہنا کہ اس دروازے کی چوکھٹ کو برقرار رکھیں۔ اس نے اس بزرگ کی تعریف کی، اس پر اسماعیل علیہ السلام نے کہا: وہ میرے والد تھے اور چوکھٹ سے مراد تم ہو۔

تعمیر خانہ کعبہ

جد الانبیاء جناب ابراہیم علیہ السلام نے پیغام الٰہی کے ابلاغ کے لیے ہزاروں میلوں کا سفر کیا۔ مختلف علاقوں میں تشریف لے گئے اور بہت سی قوموں اور قبیلوں میں وقت گزارا۔ انہوں نے ہر جگہ یہی دیکھا کہ لوگ اللہ رب العالمین کی عبادت کرنے کی بجائے مٹی اور پتھروں کے بے جان بتوں کی عبادت کرتے، ان کے ہیکل اور عبادت خانے تعمیر کرتے اور ان کے سامنے نذر ونیاز گزارتے تھے۔ مگر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ہر جگہ خواہش یہی تھی کہ لوگ اللہ واحد کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

○ لہٰذا اب ضرورت تھی کہ ایک ایسا گھر تعمیر کیا جائے جو توحید کا مرکز بنے، جہاں صرف اللہ کی عبادت ہو، جہاں سے ہدایت کی کرنیں پھوٹیں اور پوری دنیا کے کونے کونے کو منور کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں یہ گھر تعمیر فرمایا:

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ (سورة الحج:26)

اور جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے بیت اللہ کی جگہ متعین کردی کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع، سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔

کعبہ کی سب سے پہلی تعمیر:

قرآن مجید کی بعض آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی تعمیر سے قبل بھی خانہ کعبہ کی تعمیر ہو چکی تھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (سورۃالحج:29)

اوراس قدیم گھر کا طواف کریں۔

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرمایا:

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ(سور ۃ البقرہ:127)

اور یاد کرو جب ابراہیم اوراسماعیل اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اس تعمیر سے قبل بھی اس کی بنیادیں موجود تھیں۔

تعمیرابراہیمی:

تعمیرابراہیمی کے متعلق صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ:

ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هَا هُنَا بَيْتًا، وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا القَوَاعِدَ مِنَ البَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ البِنَاءُ، جَاءَ بِهَذَا الحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الحِجَارَةَ

پھر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اسماعیل !اللہ نے مجھے ایک حکم دیا ہے۔اسماعیل علیہ السلام نے عرض کی: آپ کے رب نے جو حکم آپ کو دیا ہے آپ اسے ضرور پورا کریں۔انہوں نے فرمایا اور تم میری مدد کرسکو گے؟ کہا میں آپ کی مدد کروں گا۔فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اسی مقام پر اللہ تعالیٰ کا گھر بناؤں اور آپ نے ایک اوراونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا کہ اس کے چاروں طرف! کہا کہ اس وقت ان دونوں نے بیت اللہ کی بنیاد پر عمارت کی تعمیر شروع کی۔اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے تھے۔جب دیواریں بلند ہوگئیں تو اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر لائے اور براہیم علیہ السلام کے لیے اسے رکھ دیا۔اب ابراہیم علیہ السلام اس پتھر پر کھڑے ہوکر تعمیر کرنے لگے۔

○سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام جب اس گھر کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں دعا کرتے ہوئے کہا:

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (سورة البقرة:127/128)

اور جب ابراہیم (علیہ السلام) اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور اسماعیل (علیہ السلام) بھی۔اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔اے ہمارے رب! اور ہمیں اپنے لیے فرماں بردار بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک امت اپنے لیے فرماں بردار بنا اور ہمیں ہمارے عبادت کے طریقے دکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی نہایت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

○اس وقت تک مکہ میں زیادہ آبادی نہ تھی۔وہاں کی زمین بے آب وگیاہ اور بنجر تھی۔سبزہ اگتا تھا، نہ پیداوار ہوتی تھی۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس موقع پر یہ بھی دعا کی:

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (سورة البقرة:125/126)

اور جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے لوٹ کر آنے کی جگہ اور سراسر امن بنایا، اور تم ابراہیم کی جائے قیام کو نماز کی جگہ بناؤ۔اور ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کو تاکیدی حکم دیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب! اس (جگہ) کو ایک امن والا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے، جو ان میں سے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔فرمایا اور جس نے کفر کیا تو میں اسے بھی تھوڑا سا فائدہ دوں گا، پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف بے بس کروں گا اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔

اعلانِ حج:

باری تعالیٰ نے بیت اللہ کو مرکزیت عطا کرنے کے لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اس کا حج کرنے کے لیے عام منادی کر دیں اور ساتھ ہی خوشخبری بھی دے دیں کہ لوگ اس منادی پر دیوانہ وار دوڑ پڑیں اور دور دراز سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے اس کی زیارت کے لیے آئیں، ارشاد ہے:

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (سورة الحج:27/29)

اور لوگوں میں حج کا اعلان کردے،وہ تیرے پاس پیدل اور ہر لاغر سواری پر آئیں گے،جو ہر دور دراز راستے سے آئیں گی۔تاکہ وہ اپنے بہت سے فائدوں میں حاضر ہوں اور چند معلوم دنوں میں ان پالتو چوپاؤں پر اللہ کا نام ذکر کریں جو اس نے انہیں دیے ہیں،سو ان میں سے کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو کھلاؤ۔

○شاید یہ بات حقیقت واقعہ کے طور پر درست نہ ہو لیکن استعارے کی زبان میں حرف بحرف صادق آتی ہے کہ ہزاروں سال سے لوگ جس کثرت سے اور جس شوق اور فرط محبت سے فریضہ حج ادا کر رہے ہیں اور ہر سال ان کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے،اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی منادی کی بازگشت اب بھی فضاؤں میں گونج رہی ہے اور لوگ جوق در جوق لبیک کہہ رہے ہیں۔

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416